



افسانہ نگار فرح انوار

# عزت کی روٹی



وہ سرِ شام ہی اپنے ابا کے آنے کا انتظار کرنے لگ جاتی۔ اس کے گھر کا دروازہ ٹوٹا ہوا تھا اور وہ وہاں سے اپنے ابا کو دیکھنے کے لیے جھانکتی تھی۔ بالکل چاند کی طرح جو بادلوں کی اوٹ میں جھانکتا ہو۔ جب دور سے ابا کو آتا ہوا دیکھتی تو دروازہ کھول کر باہر جا کھڑی ہو جاتی جیسے چاند بادلوں سے باہر نکل آئے اور اپنے ابا کو دیکھتے ہی چاند کی طرح چمکنے لگتی۔ یہ حسبِ معمول تھا۔

لیکن پچھلے تین دنوں سے وہ اپنے ابا کے ساتھ چوڑیوں کے آنے کا بھی انتظار کر رہی تھی۔ فرزانہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھی۔ لاڈلی ہونے کی وجہ سے اس کا نام بھی لاڈو رکھا تھا۔ جیب میں پیسے نہ بھی ہوتے تو فرزانہ کے سارے ناز نخرے اٹھائے ہوئے تھے۔ ان دونوں کی واحد دولت فرزانہ تھی۔

حسبِ معمول آج بھی وہ بیٹھی ابا کے آنے کا انتظار کر رہی تھی جس نے کچھ دن پہلے ابا سے چوڑیاں لانے کی فرمائش کی تھی۔

"ابا زینو کی امی نے زینو کو چوڑیاں لے کر دی ہیں، ابا تو بھی میرے لیے چوڑیاں لانا۔ وہ زینو مجھے اپنی چوڑیاں دکھا رہی تھی۔"

## خوشخبری رائٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شیف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

**Prime Urdu Novels Publications**

**Whatsapp : 03335586927**

**Email : aatish2kx@gmail.com**

فرزانہ ابا کے گرد بازوؤں سے گلے کا ہار بنائے رب نواز کی گود میں بیٹھی تھی۔ فرزانہ کی فرمائش پہ رب نواز نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔  
ہ"ہاں میں اپنی لاڈو واسطے چوڑیاں لاؤں گا۔"

تیسرا روز بھی گزر گیا۔ رب نواز اپنی مزدوری لینے مالک کے پاس گیا۔

صاب (صاحب) جی! تین دن ہو گئے اور آپ نے پچھلے دو دن کی بھی مزدوری نہیں دی۔

رب نواز نے مالک کی بیٹی (جو مالک کے پاس بیٹھی چھوٹا قاعدہ پڑھ رہی تھی فرزانہ کی ہم عمر) کو دیکھتے ہوئے مالک سے مزدوری کا مطالبہ کیا۔

رب نواز مزدوری کل مل جائے گی۔

مالک کا لہجہ حکمیہ تھا۔ اس نے دیکھے بغیر جواب دیا۔ مالک مزدوری دیتے وقت ہمیشہ ہیر پھیر سے کام لیتا تھا۔

وہ صاب (صاحب) جی! میری بیٹی نے چوڑیاں لانے کی فرمائش کی تھی۔ آج بھی انتظار کر رہی ہو گی۔ مالک نے رب نواز کی بات سن کر اسے اپنے پاس نیچے بیٹھنے کا اشارہ کیا جو خود کرسی پر براجمان تھا۔ بولا،

کیا عمر ہے تمہاری بیٹی کی؟

آٹھ سال کی ہے صاب (صاحب) جی۔

آٹھ سال کی ہے اور ابھی سے فرمائش کرنے لگ گئی؟

مالک نے بات کرتے ہوئے مزید کہا۔

اپنی بیٹی سے کہنا کہ تمہارا ابا اگر تمہیں چوڑیاں لا کر دے گا تو تمہیں روٹی کیسے کھلائے گا۔ اپنی بیٹی کو سمجھاؤ دو وقت کی روٹی مل جائے تو شکر کرو۔

مالک نے رب نواز کو اس کی حیثیت یاد دلانا چاہی۔



Welcome in to prime urdu novels & publications.

پرائم اردو ناولز میں خوش آمدید۔

پرائم اردو ناولز میں بحیثیت لکھاری شمولیت اختیار کریں اور اپنی تحریروں، ناولز، افسانوں کا پی ڈی ایف لنک حاصل کریں۔ اور دنیا بھر میں ہماری ویب سائٹ کے لاکھوں قارئین تک اپنی تحریر ایک کلک میں پہنچائیں۔

اگر آپ اپنی تحریروں کو کتابی شکل میں محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو خصوصی ڈسکاؤنٹ پر آپ کی مرضی کی تعداد میں کتابیں بنا کر دیں گے۔

ہمارے گروپ میں اپنی تحریر اپنے پیج لنک کے ساتھ پوسٹ کریں اور اپنے پیج کی پروموشن کے لئے اس سنہرے موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

اپنے پیج پر ہماری ویب سائٹ کا پی ڈی ایف لنک شیئر کرک اپنے ریڈرز کو پی ڈی ایف سے آف لائن ناولز پڑھنے کی سہولت فراہم کریں۔

اپنے ناولز کو ویب سائٹ کے ساتھ دیگر سٹریمنگ پلیٹ فارمز جیسے یو ٹیوب پر بھی پڑھنے کی سہولت فراہم کریں اپنے ریڈرز کو۔

اپنی تحریروں کے لئے دیدہ زیب اور دلکش ٹائٹل اور پروموشنل پوسٹ بنوانے کے لئے ہمارے گرافک ڈیزائنر کی خدمات مفت حاصل کریں۔

اگر آپ کو اپنی تحریروں کو لکھنے میں راہنمائی کی ضرورت ہو تو ہماری ٹیم میں موجود سینئر لکھاری آپ کو مکمل راہنمائی فراہم کریں گے۔

تو پھر دیر کس بات کی، ابھی ہمارے گروپ کو جوائن کریں اور اپنی تحریر پوسٹ کریں اور ہماری ٹیم کا حصہ بن جائیں۔ کیوں کہ ہم اپنے سب لکھاریوں کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے ہمیں میسنجر پر انکس کریں یا واٹس ایپ پر رابطہ کریں۔

Whatsapp : **03335586927**

Prime Urdu Novels Group Link

<https://www.facebook.com/groups/517883045059344/>

رب نواز نے بغیر کچھ بولے مالک کو دیکھا اور اس کی بیٹی کو دیکھا اور چلا آیا۔

اماں شام کی اذان بھی ہو گئی سورج بھی ڈوب گیا ہے ابا ابھی تک نہیں آیا۔ کیوں نہیں آیا اماں ابا؟

فرزانہ اپنی امی سے بے صبری سے پوچھ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ابا کو سامنے سے آتے دیکھا تو باہر نکل کر کھڑی ہو گئی۔ ابا کے ہاتھ آج پھر خالی تھے۔ فرزانہ کا چہرہ بجھ گیا۔ رب نواز نے اسے افسردہ دیکھا تو وہی باہر دروازے کے پاس بیٹھ گیا اور فرزانہ کو گود میں بٹھا لیا۔

ابا آج پھر نہیں لایا چوڑیاں اب دیکھنا وہ زینو مجھے کہے گی میرے پاس چوڑیاں نہیں ہیں ابا۔ رب نواز نے ساری بات سن کر لمبا سانس لیا اور بولا۔

میرے پاس پیسے نہیں تھے لاڈو۔ مالک نے آج پھر مزدوری نہیں دی۔

رب نواز نے بات ٹالنے کی بجائے وجہ بتا دی۔

ابا یہ مالک ہمیں ہماری مزدوری کیوں نہیں دیتا۔ ہم اس سے اب پیسے نہیں مانگیں گے۔

اچھا جب میری لاڈو بڑی ہو کر استانی بنے گی پھر میں مالک سے پیسے نہیں مانگوں گا۔

ابا میں استانی بنوں گی؟

فرزانہ نے جوش سے پوچھا۔

ہاں بڑی ہو کر تم استانی بنو گی!

رب نواز نے اس کا جوش دیکھتے ہوئے خود بھی قدرے جوش سے جواب دیا۔



اچھا ابا پھر میں پڑھایا کروں گی۔

ہاں پڑھایا کروں گی۔

رب نواز نے پیار سے سارے سوالوں کے جواب دیے۔ جبکہ وہ اتنی دور سے تکھا ہوا آیا تھا۔ پانی بھی نہیں پیا تھا۔ اس کی ساری تکھاوٹ فرزانہ کو دیکھ کر اتر چکی تھی۔

پھر میں تمہیں چوڑیاں لا کر دوں گا۔ پھر تیرا ابا مزدوری کرنا چھوڑ دے گا۔

فرزانہ رب نواز کی گود سے نکل کر باہر کھڑی ہو گئی گویا ابھی بڑی ہو جائے گی۔

پھر ہم عزت کی روٹی کھایا کریں گے میری لاڈ۔

رب نواز کی آنکھیں نم تھیں۔

ابا یہ عزت کی روٹی کیا ہوتی ہے؟ فرزانہ نے معصومیت سے پوچھا۔

جب تم پڑھ لکھ کر استانی بن جاؤ گی اور اپنے پیسوں سے ہمیں اور خود کو روٹی کھلاؤ گی تو سمجھ جاؤ گی

عزت کی روٹی کیا ہوتی ہے۔

فرزانہ کے چہرے پر خاموشی چھا گئی وہ رب نواز کے لفظوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

رب نواز نے فرزانہ کی انگلی پکڑی اور گھر لے گیا۔

باہر رات کے اندھیرے میں گلی ویران ہو گئی تھی۔ ہر طرف خاموشی چھا گئی تھی سوائے کتوں کے بھونکنے کی آواز کے جو دور سے آرہی تھی، جو سونی اور سنسان گلی کی خاموشی میں خلل ڈال رہی تھی۔ ٹوٹا دروازہ بند ہو چکا تھا۔

\*\*\*\*\*

